مرتب: سید محمد کفیل بخاری

امیرِ احرار، ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حیات مستعار............ ایک اجمالی جھلک

نام: سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ابن: امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: ۱۸، ذوالقعدہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۱، جنوری ۱۹۳۸ء بروز جمعہ بوقت سحر

مقام: امرتسر (انڈیا)

ابتدائی تعلیم: والدہ ماجدہ سے قاعدہ اور قرآن کریم کے آخری دو پارے حفظ کئے۔ (بعمر ۵،۶ سال)

باقاعدہ تعلیم: حضرت قاری کریم بخش صاحب۔ رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۰ پارے حفظ کئے (امرتسر)

خیر المدارس جالندھر میں داخلہ:

۱۹۴۵ء میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کے مدرسہ خیر المدارس جالندھر میں داخل ہو گئے۔ اپنے برادر بزرگ حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کی نگرانی میں یہاں زیر تعلیم رہے۔ (وہ بھی اسی مدرسہ میں زیر تعلیم تھے) قیام حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کے گھر رہا۔ حضرت اور ان کی اہلیہ نے بیٹوں کی طرح رکھا۔ خیر المدارس جالندھر میں حافظ نذر حسین صاحب مرحوم سے چند پارے حفظ کئے۔

قیامِ کشمیر: ۱۹۴۵ء میں والد ماجد، والدہ ماجدہ اور دیگر بہن بھائیوں کے ہمراہ کشمیر چلے گئے۔ والدہ ماجدہ کی علالت کی وجہ سے یہاں پٹن میں چند ماہ قیام رہا۔ سرینگر میں بھی گئے۔ اور کشمیری زبان میں خاصی مہارت حاصل کرلی۔

تقسیم ہند: ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے موقع پر پورے ہندوستان میں فسادات شروع ہو گئے اور یوں ان کے چند تعلیمی سال ضائع ہو گئے۔ والدین کے ہمراہ امرتسر سے لاہور ہجرت اور چند ماہ دفتر مجلس احرار اسلام بیرون دہلی دروازہ میں قیام۔

۱۹۴۷ء کے اواخر میں والدین کے ہمراہ خان گڑھ میں نواب زادہ نصر اللہ خان کے ہاں قیام۔

۱۹۴۸ء: خان گڑھ میں قاری عبدالرحمٰن صاحب سے ۱۴ ویں پارے تک حفظ کیا۔ اسی دوران شدید بیمار ہوئے۔ (اس بیماری کا تذکرہ امیر شریعتؒ کے ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کے نام ایک خط میں بھی ملتا ہے۔

۱۹۴۸ء: خان گڑھ میں شدید سیلاب آنے کی وجہ سے والدین کے ہمراہ ملتان منتقل ہو گئے۔

ملتان میں مدرسہ خیر المدارس میں استاذ القراء حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سے ۲۳ ویں پارے تک حفظ کیا۔ پھر محلہ قدیر آباد میں حضرت حافظ عبدالرشید صاحب (چوٹی، ڈیرہ غازی خان والے) کے ہاں حفظ قرآن مکمل کیا۔

۱۹۴۹ء: تکمیل حفظ قرآن

حفظ مکمل کرنے کے بعد حضرت حافظ عبدالرحمن مرحوم (برادر بزرگ حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے امرتسر میں ہم سبق تھے) کو منزل سنانے جاتے رہے۔ یہ حسین آگاہی ملتان کی ایک مسجد میں پڑھایا کرتے تھے۔

۱۹۵۰ء: خیر المدارس ملتان میں درسِ نظامی کی تکمیل کے لئے داخلہ۔

۱۹۵۳ء: تحریک تحفظ ختم نبوت میں دوران تعلیم جلسوں اور جلوسوں میں شرکت اور پہلی گرفتاری

۱۹۵۸ء: خیر المدارس سے دورہ حدیث مکمل کر کے سند فراغ حاصل کی (بعمر ۲۰ سال)

۱۹۵۸ء: اسی سال کمیونزم کے تمام لٹریچر چینی و روسی کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ ایوب خان نے سیاسی جماعتوں سے چند روز کیلئے پابندی اٹھائی تو ملتان میں مجلس احرار اسلام کے کارکنوں کو منظم کر کے جلسہ اور جلوس کا اہتمام کیا۔ افتتاح دفتر اور پرچم کشائی کے لئے حضرت امیر شریعت کو ساتھ لے کر گئے۔

۱۹۵۹-۶۰ء: فنِ تجوید و قرآت کی تعلیم حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ، حضرت قاری عبدالوہاب مکی رحمہ اللہ (لاہور)

۱۹۶۱ء: والدِ ماجد حضرت امیر شریعت کی شدید علالت کی وجہ سے ان کی خدمت و تیمارداری کے لئے لاہور سے ملتان واپسی۔

۲۱، اگست ۱۹۶۱ء: حضرت امیر شریعت کا انتقال

مزید تعلیم کے لئے جامعہ ازہر مصر جانا چاہتے تھے مگر والد ماجد کی علالت اور پھر انتقال کی وجہ سے یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔

۱۰- محرم، ۱۳۸۱ھ - ۲۳- جون ۱۹۶۱ء: ملتان میں یومِ حسین رضی اللہ عنہ کے اجتماع کا اہتمام اور حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے خطاب کا انتظام

۲۸، نومبر ۱۹۶۱ء: محلہ کوٹلہ تولیخان ملتان میں کرایہ کے ایک مکان میں مدرسہ معمورہ کا قیام و اجراء، بچوں کو خود قرآن کریم پڑھاتے۔ (خود فرماتے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ، کے تذکرے میں پڑھا تھا کہ انہوں نے بغداد میں "مدرسہ معمورہ" قائم کیا تھا۔ تب ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ اسی نام سے مدرسہ قائم کروں گا)۔

۱۷- رجب المرجب ۱۳۸۱ھ، ۲۵ دسمبر ۱۹۶۱ء: پہلا یوم معاویہؓ: ملتان میں اس اہم اور تاریخی اجتماع کا انتظام و انصرام اور حضرت ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے تاریخی خطاب کا اہتمام۔

۱۹۶۲ء: ایوب خان نے دوسری مرتبہ سیاسی پابندیاں اٹھائیں تو مجلس احرار کا احیاء کیا اور ملتان میں پہلے جلسہ و جلوس کی قیادت۔ صیغمِ احرار حضرت شیخ حسام الدین رحمہ اللہ کا استقبال، ان کے خطاب کے لیے رات کو جلسہ کا اہتمام

۱۹۶۲ء: سے باقاعدہ ذمہ داری کے ساتھ مجلس احرار اسلام کا تنظیمی کام شروع کیا جو تادمِ آخر جاری رہا۔

۱۹۶۷ء: شادی (اولاد نہیں تھی)

۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۲ء ملتان میں کچہری روڈ پر "بخاری اکیڈمی" کے نام سے۔ کتابوں کی دکان بنائی۔ اسی دکان سے اپنا جیب خرچ نکالتے۔ تبلیغی اسفار کے اخراجات اور دوستوں کی خدمت بھی اسی آمدن سے کرتے۔ اس دوران سیاسی و تبلیغی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہے۔ متعدد بار گرفتار بھی ہوئے۔

۱۹۶۹ء-۷۰: انتہائی سیاسی ہنگامی دور تھا۔ بھٹو بڑی سیاسی قوت بن کر ابھرے اور مرزائی ان کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر رہے تھے۔ ان دو برسوں میں ملک بھر میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام شہداء ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کیں۔ گرفتار بھی ہوئے۔

۱۹۷۲ء: ملتان سے گجرات منتقل ہوگئے۔ تمبل چوک میں "مسجد نور" بنائی اور ۱۹۷۸ء تک یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ تبلیغی اور تحریکی سرگرمیوں میں حصہ لیتے۔ درسِ قرآنِ کریم کا اہتمام فرماتے۔ اور شعری و ادبی مجلسوں میں باقاعدہ شریک ہوتے۔

۱۹۷۲ء: چیچا وطنی میں مرزائیوں کے خلاف ایک تقریر کی پاداش میں مقدمہ قائم ہوا اور گرفتار کر لیے گئے۔ پنجاب اسمبلی میں گرفتاری پر احتجاج ہوا تو اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے جواز پیش کیا کہ "مولانا محسن نے قادیانیوں کے خلاف شر انگیزی کی تھی اس لئے انہیں گرفتار کیا گیا۔" آپ سیاہی وال جیل میں قید کر دیئے گئے۔

۱۹۷۴ء: تحریک تحفظ ختم نبوت میں بھرپور شرکت اور گجرات سے گرفتار کر کے جیل بھیج دئے گئے۔

۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۴ء تک پانچ سالہ عرصہ میں آپ پر، حضرت سید ابوذر بخاری اور دیگر زعماء احرار پر بھٹو حکومت نے درجنوں مقدمات قائم کئے اور گرفتاریاں ہوتی رہیں۔

۱۹۷۵ء: مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔

۲، جون ۱۹۷۵ء (ربوہ) موجودہ "چناب نگر" میں پہلی مرتبہ جوانانِ احرار کا قافلہ سخت جاں داخل ہوا اور محلہ چھنی میں یک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی۔ جو ۲ بجے رات تک جاری رہی۔ کچھ قادیانی گڑبڑ کی غرض سے آئے اور سوالات کئے مگر جواب پا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

۲۸، جولائی ۱۹۷۵ء: چناب نگر (ربوہ) میں مسلمانوں کی پہلی مسجد کے لیے دو کنال جگہ خریدی۔

۲۷ فروری ۱۹۷۶ء: ربوہ میں اس مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد کی اور نماز جمعہ کا اہتمام کیا۔ تقریر کی اور گرفتار کر لئے گئے۔ اخبارات نے اس واقعہ کو بہت اہمیت دی صفحہ اول پر "ربوہ میں نماز جمعہ اور گرفتاریاں" کے عنوان سے خبریں شائع ہوئیں۔ حتیٰ کہ بی بی سی نے بھی خبر نشر کی۔

۸ ستمبر ۱۹۷۶ء: سول جج سید سلطان احمد شاہ (ڈیرہ غازیخان) کی عدالت میں قادیانیوں کے خلاف اپنی نوعیت کا منفرد مقدمہ دائر کیا۔ کہ چونکہ قادیانی غیر مسلم ہیں اس لئے یہ شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتے اور مسجد نہیں بنا سکتے نہ مسجد کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں احرار رہنما محترم سید امیر علی بخاری نے اس سلسلہ میں آپ کی بھرپور معاونت کی اور کلیدی کردار ادا کیا۔

۱۹۷۶ تا ۱۹۷۸ء: مسجد احرار چناب نگر میں وقفوں کے ساتھ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔

۱۹۷۹ء: گجرات سے ملتان منتقل ہو گئے۔ مہربان کالونی میں واقع اپنے ملکیتی احاطہ میں تحریک طلباء اسلام کے نوجوانوں کا کنونشن منعقد کیا اور اس جگہ کا نام دار بنی ہاشم تجویز کر کے یہیں رہائش اختیار کر لی۔ اسی جگہ مدرسہ معمورہ کے نام سے حفظ قرآن کریم کا سلسلہ شروع کیا۔

۱۹۸۰ء: "وفاق المدارس الاحرار" کی بنیاد رکھی۔ مجلس احرار اسلام نے مختلف شہروں میں تحفظ قرآن کے جتنے مدارس قائم کئے ہیں ان سب کے نظم کو چلانے کے لئے اس ادارے کے ماتحت کیا۔

نومبر ۱۹۸۵ء: اکتوبر ۱۹۸۷ء: ۱۹۹۰ء۔ تین مرتبہ برطانیہ کے تبلیغی دورے پر گئے۔ اور وطن واپسی پر دو مرتبہ عمرہ کی سعادت حاصل کی۔

جون ۱۹۹۱ء میں والد ماجد کا انتقال

۱۹۹۱ء: ملتان کے معروف شیعہ مرکز "شاہ گردیز میں بم دھماکہ ہوا تو اہل تشیع نے پرچہ میں ان کا نام بھی نامزد کر دیا۔ آخر باعزت بری ہوئے۔ ۱۹۹۲ء: روس کے خلاف جہاد میں شرکت کے لئے افغانستان کا دورہ کیا۔

۱۹۹۲ء: فالج کا حملہ ہوا۔ جسے بائیں زبان پر شدید اثر رہا تقریر و تحریر کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اللہ کی مہربانی سے بروقت علاج موثر ہوا اور صحت ہو گئی۔

انہوں نے اپنا جماعتی اور تنظیمی عمل پھر پوری قوت سے جاری کیا اور جماعت کی بقاء و استحکام کے لیے اپنی ساری توانائیاں صرف کر دیں۔

۱۹۹۵ء: برادر بزرگ جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری انتقال فرما گئے۔

۱۲، ۱۳، مارچ ۱۹۹۸ء شہداء ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت اور خطاب

۱۴، مارچ ۱۹۹۷ء: مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے متفقہ طور پر انہیں جماعت کا امیر منتخب کر لیا۔

جون ۱۹۹۸ء: دارِ بنی ہاشم ملتان میں ماتحت مجالس احرارِ اسلام کے عہدیداروں کا ایک اہم اجلاس طلب کیا اور جماعت کے مستقبل کے بارے میں اہم فیصلے کر کے ہدایات دیں۔

۱۱، ۱۲، ربیع الاول ۱۴۱۹ء: } دو روزہ سالانہ سیرت کانفرنس چناب نگر میں شرکت اور خطاب
۶، ۷، جولائی ۱۹۹۸ء

۱۱، جولائی ۱۹۹۸ء: اہلیہ کا انتقال۔ مرحومہ تقریباً ۱۲ سال علیل رہیں ۱۹۹۶ء، میں فالج کا حملہ ہوا تو آخری دو برس مفلوج ہو کر بستر پر ہی گزارے۔ حضرت شاہ جی علیہ الرحمۃ نے ان دو برسوں میں اہلیہ کی تیمارداری اور خدمت کی انتہا کر دی۔ اولاد نہیں تھی۔ مگر اپنی بیماری کے باوجود اہلیہ کی خدمت میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔

۷، ستمبر ۱۹۹۸ء: دارِ بنی ہاشم ملتان میں یومِ تحفظ ختمِ نبوت پر منعقدہ جلسہ سے خطاب۔

۱۴، ستمبر ۱۹۹۸ء: صدرِ پاکستان محمد رفیق تارڑ سے ایوانِ صدر اسلام آباد میں ملاقات۔ مجلس احرارِ اسلام کے ایک وفد نے آپ کی قیادت میں نواز شریف حکومت کی طرف سے پیش کردہ شریعت بل پر اپنی تجاویز پیش کیں۔

اسلام آباد سے واپسی پر گجرات اور لاہور میں ہفتہ بھر قیام (ہمراہ سید کفیل بخاری)

۲۴، نومبر ۱۹۹۸ء: مجلس احرارِ اسلام ملتان کے زیرِ اہتمام جامع مسجد کرنالوی قاسم بیلہ ملتان میں تیسرے سالانہ یومِ معاویہ کے اجتماع سے خطاب۔

جنوری ۱۹۹۹ء: آخری عشرہ رمضان المبارک، ملتان کی تین مساجد میں ختمِ قرآن کریم کی تقاریب سے خطاب۔

اجتماعِ عید الفطر ۱۴۱۹ھ...... دارِ بنی ہاشم میں خطاب

۳۰، جنوری ۱۹۹۹ء: اپنا رہائشی مکان، بستر، برتن وغیرہ سب مدرسہ معمورہ کے نام وقف کر کے تحریر لکھ دی اور اسے قانونی شکل بھی دے دی۔ اس کی تولیت اور تمام مدارس احرار کی تولیت و نگرانی اپنے بھائی حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے سپرد کی، نیز حضرت پیر جی سمیت ایک چہار رکنی کمیٹی بھی تشکیل دے دی۔

فروری ۱۹۹۹ء: ملتان میں قیام۔ صحت میں اتار چڑھاؤ رہا مگر طبیعت ہشاش بشاش رہی اور اپنے امور خود انجام دیتے رہے۔

۴، ۵، مارچ، ۱۹۹۹ء، سالانہ شہداء ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت۔ ملتان سے سید مرتضیٰ بخاری اور دیگر احباب کے ہمراہ بذریعہ ویگن سفر کیا۔

۷، مارچ ۱۹۹۹ء: چناب نگر سے ٹوبہ ٹیک سنگھ سفر (ہمراہ سید مرتضیٰ بخاری) مسجد معاویہ ٹوبہ ٹیک

میں اجتماع سے خطاب۔

۱۱ اپریل ۱۹۹۹ء: ملتان سے لاہور سفر۔ (ہمراہ سید محمد کفیل بخاری)

۱۸، اپریل ۱۹۹۹ء: مرکزی دفتر احرار لاہور کا افتتاح پرچم کشائی اور تقریب سے خطاب

۲۷، اپریل ۱۹۹۹ء: ۱۰، محرم ۱۴۲۰ھ دفتر احرار لاہور میں سانحہ کربلاء کے موضوع پر خطاب۔

۲۸، اپریل ۱۹۹۹ء: شالامار ہسپتال میں داخل ہوئے۔ ڈاکٹر طاہر شفیع اور ڈاکٹر محمود علی ملک کے زیر علاج رہے۔

۱۲، مئی ۱۹۹۹ء صحت بہتر ہونے پر ہسپتال سے فارغ ہو کر دفتر احرار لاہور میں تشریف لے آئے۔
یہاں۔ ہومیو ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر فرخ کی تجویز کردہ ادویات استعمال کرتے رہے۔

۱۱، اپریل ۱۹۹۹ء تا ۱۷ جون لاہور دفتر احرار میں قیام کیا۔

۱۲۔ جون ۱۹۹۹ء دفتر احرار لاہور میں دو طلباء اور ایک استاذ سے تحفیظ قرآن کریم کے لئے مدرسہ معمورہ قائم کیا۔

۱۸، جون کو اپنے بھانجے سید محمد کفیل بخاری کے ہمراہ ملتان تشریف لے آئے۔ صحت پہلے سے بہتر ہو گئی۔

۲۸، اگست ۱۹۹۹ء: "واردات" کے عنوان سے نظم لکھی۔ جو نقیب ختم نبوت میں شائع ہوئی۔

۴، ستمبر ۱۹۹۹ء: ملتان سے لاہور روانگی۔ (ہمراہ سید محمد کفیل بخاری۔)

۷، ستمبر ۱۹۹۹ء: دفتر لاہور میں مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں آخری بار شرکت۔ یہ اجلاس آپ کی صدارت میں ہوا۔ اور آپ نے نہایت اہم فیصلے کئے۔

اسی اجلاس میں ۲۸، نومبر ۱۹۹۹ء کو لاہور میں "جمہوریت مردہ باد کانفرنس" کے انعقاد کا فیصلہ کیا اور اسی روز مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی طے کیا۔ رات کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت

۱۳، ستمبر ۱۹۹۹ء: لاہور سے ملتان واپسی۔ (ہمراہ سید محمد کفیل بخاری)

۲۰، ستمبر ۱۹۹۹ء: دار بنی ہاشم ملتان میں مولانا فضل الرحمن سے ملاقات۔

۲۵، ستمبر ۱۹۹۹ء: دار بنی ہاشم میں مولانا محمد اعظم طارق سے ملاقات۔

۱۳، اکتوبر ۱۹۹۹ء: نواز حکومت کے خاتمے پر آخری بیان جاری کیا۔ اور اس انقلاب کو نواز حکومت کی طرف سے دین کے استہزاء اور طالبان کی مخالفت پر اللہ تعالیٰ کی سزا قرار دیا۔

۲۴، اکتوبر ۱۹۹۹ء: طبیعت زیادہ بگڑنے پر نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کر دیا گیا۔ یہاں محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب کے زیر علاج رہے۔

۱۰، نومبر ۱۹۹۹ء: دوپہر ۲ بجے دل کا دورہ پڑا۔ شام ۵ بجے طبیعت سنبھل گئی، رات ۳ بجے دوسرا دورہ پڑا۔

۱۱، نومبر ۱۹۹۹ء: تمام دن بے قراری اور بے چینی میں گزرا۔ طبیعت سنبھلتی اور بگڑتی رہی۔

ڈھائی بجے رات طبیعت زیادہ بگڑ گئی۔ مگر ۵ بجے صبح پھر سنبھل گئی۔ اس وقت فرمایا...... "یہ موت کی سکرات ہے اور میرا سفر شروع ہو چکا ہے۔"

پھر یہ آیت پڑھی۔ وَجاءت سکرۃ الموت بالحق۔(سورۃ ق)

۱۲ ; نومبر صبح ۹ بجے سانس اکھڑنے لگی تو استغفار اور رحمت کی دعائیں پڑھنے لگے۔ ساڑھے گیارہ بجے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ کے سپرد ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۳ ۔ نومبر بروز ہفتہ ۹ بجے صبح ڈویژنل سپورٹس گراؤنڈ ملتان میں ان کے استاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق مدظلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ۱۱ بجے والد ماجد اور برادر بزرگ کے قدموں میں آسودۂ خاک ہو گئے۔

اساتذہ کرام .... حفظ قرآن کریم

(۱) والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا (امرتسر)

(۲) حضرت قاری کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ (امرتسر)

(۳) حضرت حافظ نذر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خیر المدارس، جالندھر)

(۴) حضرت قاری عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خان گڑھ)

(۵) استاذ القراء حضرت قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (خیر المدارس ملتان)

(۶) حضرت حافظ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ (چوٹی، ڈیرہ غازی خان والے) ملتان

(۷) حضرت حافظ عبدالرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)

اساتذہ تجوید و قرأت

(۱) امام القراء حضرت قاری عبدالمالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)

(۲) شیخ القراء حضرت قاری عبدالوھاب صاحب مکی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)

(آپ عرب تھے اور مکہ مکرمہ سے پاکستان تشریف لائے تھے)

اساتذہ حدیث و فقہ:

(۱) استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)

(۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق، (اکوڑہ خٹک) انہیں حدیث سنا کر سند لی اور شرف تلمذ حاصل کیا۔

(۳) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری (ساہی وال)

(۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)

(۵) حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (ملتان) (ابناء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ)

(۶) حضرت مولانا عبدالحق جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)

(۷) حضرت مولانا محمد صدیق صاحب۔ دامت برکاتہم (شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان)

(۸) حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ۔ (سابق مدرس خیر المدارس ملتان)

(۹) حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

(۱۰) حضرت مولانا عبد القادر قاسمی رحمۃ اللہ علیہ (سابق استاذ حدیث قاسم العلوم ملتان)

بیعت طریقت: حضرت شاہ عبد القادر رائے پوری قدس سرہ

قید و بند: مجموعی طور پر تین سال

صحافتی زندگی:

پہلا مضمون: ۱۹۵۸ء میں مجلس احرار اسلام کی بحالی اور ملک میں سیاسی پابندیوں کے خاتمہ پر ملتان میں احرار کے جلسہ و جلوس، حضرت امیر شریعتؒ اور ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کی تقاریر کی رپورٹ۔ آپ نے لکھی جو روزنامہ امروز لاہور میں شائع ہوئی۔

دوسرا مضمون: حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر روزنامہ امروز ملتان کے امیر شریعت نمبر میں بعنوان ''سید الاحرار کی قرآن فہمی'' شائع ہوا۔

۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۵ء تک پندرہ روزہ الاحرار لاہور میں، اداریے، مضامین، مقالات، سیاسی تجزیے، نظمیں اور غزلیں لکھیں۔

فروری ۱۹۸۸ء ملتان سے ماہنامہ نقیب ختم نبوت کا اجراء۔

تادم آخر اس میں علمی و تحقیقی مضامین، فکاہیہ کالم، نظمیں اور غزلیں لکھتے رہے۔

کالم نگاری: ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۶ء روزنامہ خبریں لاہور میں ''دن کی بات'' کے عنوان سے مسلسل کالم تحریر کئے۔ جن کی تعداد ۸۶ ہے۔

آخری تحریر: ''قادیانی ہفوات اور ان کا جواب'' ''شمس الاسلام بہاری'' کے قلمی نام سے نقیب ختم نبوت کے شمارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی۔ جو ستمبر ۱۹۹۹ء میں دفتر احرار لاہور میں رقم کی۔ اگست اور ستمبر ۱۹۹۹ء کے شماروں میں علالت کے باوجود ''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناقدین کے حوالے سے دو قسطوں میں مضامین تحریر کئے اور نظمیں بھی لکھیں۔ جبکہ انتقال سے ایک ہفتہ قبل شدید علالت کے باوجود ہسپتال میں دو نظمیں تحریر کیں۔

قلمی نام: قمر الحسنین، شمس الاسلام بہاری، آپا ہندہ۔

شعر و شاعری: اردو، پنجابی اور سرائیکی میں نظمیں، غزلیں اور قطعات کہے۔

کلام کا کچھ حصہ وقتے وقتے سے نقیب ختم نبوت میں شائع ہوتا رہا۔

شوقِ مطالعہ و پسندیدہ موضوعات: تفاسیر قرآن عربی (خصوصاً تفسیر قرطبی) کتب احادیث، فقہ و تاریخ، سیرت طیبہ و سیرت صحابہ، تاریخ، نسب، نظامِ حکومت و سیاست

جن شخصیات سے متاثر ہوئے: امام ابن تیمیہ، حافظ ابن کثیر، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبید اللہ سندھی اور چودھری افضل حق

جن جیلوں میں آپ قید رہے

(۱) ڈسٹرکٹ جیل ملتان　(۲) سنٹرل جیل ملتان　(۳) سنٹرل جیل بہاولپور
(۴) سنٹرل جیل رحیم یار خان　(۵) سنٹرل جیل میانوالی　(۶) سنٹرل جیل ساہیوال
(۷) سنٹرل جیل گجرات

اس کے علاوہ نظر بندیوں، زبان بندیوں اور مختلف اضلاع میں داخلہ بندیوں کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔

ایک مرتبہ محرم کے موقع پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساہیوال نے ضلع میں داخلہ بندی کا حکم نامہ تعمیل کے لئے بھیجا تو سرکاری اہل کار سے کاغذ لے کر اس پر تعمیل کی جو عبارت لکھی وہ ان کی جرأت و بہادری اور شگفتہ مزاجی کی عکاس ہے۔ انہوں نے لکھا: "حکم نامہ سے معلوم ہوا ہے کہ ضلع ساہیوال میرے لیے "یروشلم" بن گیا ہے۔ میں آ رہا ہوں، مجھے روک لیں۔" دستخط عطاء المحسن

قطعہ تاریخِ وصال سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری مرحوم و مغفور

خطیبے عظیمے چوں جاں کرد تسلیم
بنودہ دمِ وصل تاخیر و تقدیم
خبر داد ہاتف ز مرگِ بخاری
بگفتم چناں رفت، گفتا بتعظیم

تعظیم = ۱۴۲۰ھ

مولانا سید سلمان محمد عباسی　ٹوبہ ٹیک سنگھ

دعاءِ صحت

- محترم حکیم محمد صدیق تارڑ صاحب (مریدکے)
- محترم سالار عبدالعزیز صاحب (سیالکوٹ)
- محترم حافظ محمد علی صاحب (چناب نگر)

قارئین سے درخواست ہے کہ ان حضرات کی شفایابی کے لئے دعاء فرمائیں اللہ تعالی نہیں جلد صحت یاب فرمائے (آمین)